

## 8844 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی معاشرہ کی تعمیر

### سوال

632 میلادی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مستقرمدینہ میں کیسے اور کس حد تک معاشرہ کی اصلاح کرنے اور اس کی تعمیر میں کامیاب ہوئے؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس میں کوئی شک نہیں کہ مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس معاشرہ کی بنیاد رکھی وہ امن و استقرار میں ایک مثالی معاشرہ تھا، جس کا ظہور اس دن سے ہوا جس دن مدینہ کی سرزمین نے عرب و عجم کے سردار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کی تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سرزمین پر ایک اسلامی مملکت کی بنیاد رکھی۔

اور اس معاشرہ میں امن و استقرار کے کئی ایک عوامل و اسباب ہیں جن میں سے چند ایک ذکر کیا جاتا ہے :

اول :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھی جو کہ مصائب کے وقت مرجع بننے میں ممد معاون ثابت ہوئی، اور اسی طرح مسلمانوں کے جمع ہونے اور ایک دوسرے سوال اور ایک دوسرے کے حالات سے متعارف ہونے کی جگہ بنی جس سے مریض کی عیادت اور میت کے جنازہ میں جانا اور مسکین کے تعاون اور غیر شادی شدہ کی شادی وغیرہ میں ممد ثابت ہوئی۔

اس کے بارہ میں یہ چند ایک احادیث ہیں :

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مسجد بنانے کا حکم صادر فرماتے ہوئے کہنے لگے اے بنو نجار کیا تم مجھے اپنی اس حویلی قیمت بتاتے ہو تو وہ کہنے لگے نہیں اللہ کی قسم ہم تو اس کی قیمت اللہ تعالیٰ سے ہی طلب کرتے ہیں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (2622) صحیح مسلم حدیث نمبر (524)۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان **ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون** یہ آیت ہمارے

انصارے کے بارہ میں نازل ہوئے ہم کھجوروں کے مالک تھے ، توہر شخص اپنی کھجوروں میں سے کمی اور زیادتی کے حساب سے لے کر آتا کوئی تو ایک اور کوئی دو خوشے ( کھجوروں والی ٹہنی ) لاکر مسجد میں لٹکا دیتا ۔

اور اصحاب صفہ ( ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ مہاجرین میں سے فقراء ) کے لیے کھانا نہیں ہوتا تھا تو ان میں سے جب کسی ایک کو بھوک لگتی تو وہ آکر اس خوشے کو مارتا تو اس سے کچی اور پکی کھجوریں گرتیں اور وہ کھا لیتا ۔

تو کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو بھلائی اور خیر میں رغبت نہیں رکھتے تھے وہ ایسے خوشے لاتے جن میں خراب اور ردی کھجوریں ہوتی اور خوشہ بھی ٹوٹ چکا ہوتا وہ لا کر لٹکا دیتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی :

اے ایمان والو ! اپنی پاکیزہ کمائے میں سے اور زمین میں سے تمہارے لیے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں خرچ کرو ، اور ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرو جسے تم خود تولینے والے نہیں ہو ، ہاں اگر آنکھیں بند کرلو تو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے البقرة ( 267 ) ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ : اگر تم میں سے کسی ایک کو اس طرح کا ہدیہ دیا جائے جس طرح کی اشیاء وہ دے رہا ہے تو اسے قبول نہیں کرے مگر ہوسکتا ہے کہ وہ اسے آنکھیں بند کر کے اور یا پھر حیا کرتے ہوئے لے لے ۔

وہ کہتے ہیں کہ تو اس کے بعد ہم میں سے ہر ایک وہ چیز لاتا جو اس کے پاس سب سے اچھی ہوتی ۔ سنن ترمذی حدیث نمبر ( 2987 ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 1822 ) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسے صحیح ترمذی ( 2389 ) میں صحیح قرار دیا ہے ۔

القنو اسے کہتے ہیں جس میں رطب اورتازہ کھجوریں ہوں ۔

الشیص وہ کھجوریں ہیں جن کی پیوند کاری نہ کی گئی ہو ۔

الحشف خراب اور خشک شدہ کھجوروں کو کہا جاتا ہے ۔

دوم :

انصارو مہاجرین کے درمیان اسلامی مؤاخات کا قیام :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصارو مہاجرین کے درمیان اسلامی بھائی چارہ اور مؤاخات قائم کی تو یہ فعل معاشرہ کے افراد میں ایسی قوت و طاقت پیدا کرتا ہے جو کسی اور چیز سے پیدا نہیں ہوتی اور نہ ہی ایسی قوت سننے میں ہی آئی ہے

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی و عجمی اور آزاد و غلام اور قریشی اور غیر قریشی اور دوسرے قبائل میں اخوت و بھائی چارہ قائم کیا تو سارا معاشرہ فرد واحد اور جسد واحد کی شکل اختیار کر گیا ۔

تو اس کے بعد اس میں کسی قسم کا کوئی تعجب اور استغراب نہیں رہتا کہ ایک انصاری اپنے مہاجر بھائی کو کہے کہ آپ میرے مال کو تقسیم کر کے آدھا لے لیں اور یہ انصاری اپنے مہاجر بھائی کو یہ پیشکش کرتا ہے کہ میں اپنی ایک بیوی کو طلاق دیتا ہوں تم اس سے نکاح کر لو ۔

اور اسی طرح انصاری اس قوت علاقہ کی بنیاد پر مہاجر کا وراثت بنایا جاتا تھا حتیٰ کہ قرآن مجید نے آیت موارثت کے ساتھ اسے منسوخ کر دیا اور انصار کو اس کی رغبت دلائی کہ وہ ان کے لیے کچھ نہ کچھ وصیت کریں ، تو اس طرح کے معاشرہ کی کہیں مثال نہیں ملتی اور اس کی مثال بیان کی جاتی ہے ۔

اس سلسلہ میں بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں :

1 - عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب مدینہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان مؤاخات قائم کر دی اور اسے میرا بھائی بنا دیا ، تو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے میں انصار میں سے سب سے زیادہ مال و دولت والا ہوں تو میں آپ کے لیے اپنا نصف مال تقسیم کرتا ہوں ۔

اور دیکھو جو بھی میری بیوی آپ کو اچھی لگتی ہے میں اسے طلاق دیتا ہوں جب وہ تیرے لیے حلال ہو جائے تو اس سے نکاح کر لینا ۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ، کیا یہاں کسی بازار میں تجارت ہوتی ہے ؟ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ سوق قینقاع میں ۔

راوی کہتا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے دن بازار کا رخ کیا اور کچھ پنیروں اور گھی لائے ، راوی کہتا ہے کہ پھر اس کے دوسرے دن بھی بازار گئے اور کچھ ہی دن نہیں گزرے تھے کہ عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور ان پر زردی کے نشانات تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کیا تو نے شادی کر لی ؟

ان کا جواب تھا جی ہاں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس سے ؟ عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ ایک انصاری عورت سے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اسے مہر کتنا دیا ؟

عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا ایک گٹھلی کے برابر سونا ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا : اچھا پھر ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1943 ) ۔

2 - ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو اس اخوت کی بنا پر جو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے قائم کرائی تھی مہاجر انصاری کا وارث بنتا تھا اور اس میں خونی رشتے کا کوئی تعلق نہیں تھا ، اور جب اللہ تعالیٰ نے **ولکل جعلنا موالی نازل فرمادی تو اسے منسوخ کر دیا گیا پھر کہا والذین عقدت ایمانکم مگر مدد اور تعاون اور نصیحت ، تو وراثت ختم ہوگئی اور صرف اسے کے لیے وصیت کی جائے گی ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2170 ) ۔**

سوم :

دو ہجری میں زکاۃ فرض ہوئی تو اغنیاء اور فقراء کے درمیان مواسات قائم ہوئی جس سے مدنی معاشرہ میں قرابت کی نسیج میں اضافہ ہوا ، اور اخوت فی اللہ کے عنصر پہلے سے بھی مزید قوی ہو گئے ، بلکہ معاملہ اس سے آگے بڑھ کر نفلی صدقہ و خیرات تک جا پہنچا ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار میں کھجوروں کے اعتبار سے سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کو اس میں سے سب سے زیادہ محبوب بٹرحاء تھا جو کہ کہ مسجد کے آگے واقع تھا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے اور پاکیزہ پانی نوش فرماتے ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی :

**جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ نہیں کرو گے ہرگز بھلائی نہیں پاسکتے آل عمران ( 92 )**

ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ : **جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ نہیں کرو گے ہرگز بھلائی نہیں پاسکتے** تو میرا سب سے محبوب اور پسندیدہ مال بٹرحاء ہے ، یہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ ہے میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اجر ثواب کی امید رکھتا ہوں ، تو آپ اسے جہاں چاہتے ہیں خرچ کر دیں ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : رہنے دو یہ مال دو بہت زیادہ منافع بخش ہے بہت منافع بخش ہے جو کچھ تم کہہ رہے ہو میں نے سن لیا ہے ، میری رائے یہ ہے کہ تم ایسا کرو اسے اپنے اقرباء میں تقسیم کر دو تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے میں ایسا ہی کرتا ہوں ، تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے اقرباء اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1392 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 998 ) ۔

تو اس طرح مدینہ نبویہ شریف میں مسلمانوں کے درمیان محبت والفت کی علامات ظاہر ہوئیں اور مہاجرین نے اپنے انصاری بھائیوں کے حق کو پہچانا اسی کے متعلق چند ایک احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے :

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف تشریف لائے تو مہاجرین آکر کہنے لگے اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے قوم انصار کو دیکھا ہے کہ انہوں نے بہت ہی زیادہ خرچ کیا ہے اور جس قوم کے پاس ہم آکر ٹھہرے ہیں ان سے بہتر اور اچھا احسان کرنے والے بہت ہی کم ہیں ۔

ہمیں ہر چیز سے کفایت کی اور ہمیں اپنے مال و دولت اور پہلوں میں شریک کیا حتیٰ کہ ہمیں یہ خطرہ محسوس ہونے لگا کہ کہیں مکمل اجر و ثواب یہ ہی نہ لے جائیں ، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لگے نہیں ، جب تک تم ان اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کرتے اور ان کی تعریف کرتے رہو ۔ سنن ترمذی حدیث نمبر ( 2487 ) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی ( 2020 ) اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مدنی معاشرہ میں ایک دوسرے کے درمیان محبت والفت ڈال کر ان کے دلوں کو یک جان دو قالب بنا دیا ، تو اس قوم کا ماٹو ہی اللہ تعالیٰ کے لیے محبت بن گیا جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر واجب قرار دیا اور اسے کمال ایمان کی علامت قرار دے دیا ۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم میں سے اس وقت تک کوئی بھی مومن بن ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ( 13 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 45 ) ۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ی :

آپ مومنوں کو ایک دوسرے پر رحم اور محبت والفت اور نرمی کرتے ہوئے دیکھے گئے کو وہ اس ایک جسم کی مانند ہیں کہ جس کا ایک عضو تکلیف محسوس کرے تو مکمل جسم بخارا اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5665 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2586 ) ۔

واللہ اعلم .